١٦٩ 12

دار الافتاء
15/1992

جناب مفتی صاحب اسلام علیکم

میرے سسر کا انتقال ہو گیا۔ انکے بعد میری ساس کا بھی انتقال ہو گیا انکے ورثاء میں تین بیٹے (1) محمد ریاض (2) غلام سرور (3) اشتیاق حسین اور تین بیٹیاں اور شوہر بقیدِ حیات ہیں۔ مرحومین کے مذکورہ تینوں بیٹوں کے علاوہ ایک اور بھائی غلام سجاول حسین
اور سجاول حسین کا انتقال مرحوم سسر ساس کی زندگی میں انتقال ہو گیا تھا۔ انکی ایک بیوہ اور دو 2 بیٹیاں ہیں۔
میرے ساس سسر کے والدین، دادا دادی اور نانا نانی کا انتقال دونوں کی زندگی میں ہو گیا تھا

1) پہلے نمبر اسکے بعد محمد ریاض کا انتقال ہو گیا۔ انکے ورثاء میں ایک بیوہ۔ ایک بیٹا۔ دو 2 بیٹیاں ہیں۔

2) نمبر غلام سرور کا انتقال ہوا انکے ورثاء میں ایک بیوہ 5 پانچ بیٹے۔ ایک 1 بیٹی حیات ہیں۔

3) اسکے بعد شوہر کا انتقال ہوا۔ انکے ورثاء میں مرحومہ کے شوہر چار بیٹے ایک بیٹی حیات ہیں

اب سوال یہ ہے کہ میراث کی تقسیم کیسے ہوگی
مرحوم سجاول حسین نے اپنی بیوی کو حق مہر میں مکان کی زمین دی تھی۔ یہ زمین گواہوں کی موجودگی میں دی تھی
یہ زمین مرحوم کے بھتیجے استعمال کر رہے ہیں مجھے سالانہ کچھ بھی نہیں دیا جاتا۔ اسکے بارے میں شرعی کیا حکم ہے

رقیہ رانی
0311-3216702
03442308036
0316-8592668
پٹھانی کالونی کورنگی کراسنگ کراچی
دکان نمبر D 260

(جواب منسلک ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## الجواب حامدًا و مصلیًا

اگر واقعی مرحوم سجاول حسین نے مکان کی زمین اپنی بیوی کو بطور مہر کے دی تھی تو یہ زمین بیوہ کی ہے، لہٰذا بھتیجوں کیلئے اس کو بیوہ کی اجازت کے بغیر استعمال کرنا جائز نہیں ہے، ان پر لازم ہے کہ زمین بیوہ کے حوالے کردیں ورنہ آخرت میں بندوں کے حقوق کا معاملہ بہت سخت ہے اور اگر بیوہ انہیں کرائے پر دینے پر راضی ہو تو کرایہ مقرر کرکے وہ ادا کرنا ضروری ہے۔

(الف)۔۔۔ مرحوم سجاول حسین نے انتقال کے وقت اپنی ملکیت میں جو کچھ منقولہ وغیر منقولہ مال وجائداد، دکان، پلاٹ، نقد رقم، سونا، چاندی، زیورات، کپڑے، برتن سمیت زیرِ استعمال تمام اشیاء اور ہر قسم کا جو چھوٹا بڑا گھریلو ساز وسامان چھوڑا ہے اور مرحوم کا وہ قرض جس کی ادائیگی کسی شخص یا ادارے کے ذمے واجب ہے، یہ سب ان کا ترکہ ہے۔ جس میں سب سے پہلے ان کے کفن و دفن کے متوسط اخراجات نکالیں، اگر یہ اخراجات کسی نے اپنی طرف سے ادا کیے ہوں تو پھر ان کے ترکہ سے یہ اخراجات نہیں نکالے جائیں گے۔ اس کے بعد دیکھیں کہ اگر مرحوم کے ذمہ کسی کے قرض کی ادائیگی واجب ہو تو اسے ادا کریں اس کے بعد دیکھیں کہ اگر انہوں نے کسی غیر وارث کے حق میں کوئی جائز وصیت کی ہو تو بقیہ ترکہ کے ایک تہائی (1/3) مال کی حد تک اس وصیت پر عمل کریں، اس کے بعد جو مال بچے اس کے کل ستائیس (27) برابر حصے کرکے بیوہ کو تین (3) حصے، ہر بیٹی کو آٹھ آٹھ (8) حصے، باپ کو چار (4) حصے اور ماں کو چار (4) حصے دیدیں۔

تقسیم کا نقشہ یہ ہے:

مسئلہ: 24 عول 27 مرحوم سجاول حسین

میــ

| ماں | باپ | بیٹی | بیٹی | بیوہ |
|---|---|---|---|---|
| 4 | 4 | 16 | | 3 |
| 4 | 4 | 8 | 8 | 3 |
| 14.81481٪ | 14.81481٪ | 29.62963٪ | 29.62963٪ | 11.11111٪ |

دار الافتاء

(جاری ہے۔۔۔)

(ب)۔۔۔آپ کے سسر اور ساس کو مرحوم بیٹے سجاول حسین کے ترکے سے ملنے والے چار چار(4)حصے اور اس کے علاوہ ان دونوں ساس سسر نے انتقال کے وقت اپنی اپنی ملکیت میں جو کچھ منقولہ و غیر منقولہ مال وجائداد، دکان، پلاٹ، نقد رقم، سونا، چاندی، زیورات، کپڑے، برتن سمیت زیرِ استعمال تمام اشیاء اور ہر قسم کا جو چھوٹا بڑا گھریلو ساز وسامان چھوڑا ہے اسی طرح مرحوم اور مرحومہ کا وہ قرض جس کی ادائیگی کسی شخص یا ادارے کے ذمے واجب ہے، یہ سب ان کا ترکہ ہے۔ جس میں سب سے پہلے ان کے کفن ودفن کے متوسط اخراجات نکالیں، اگر یہ اخراجات کسی نے اپنی طرف سے ادا کیے ہوں تو پھر ان کے ترکہ سے یہ اخراجات نہیں نکالے جائیں گے۔اس کے بعد دیکھیں کہ اگر مرحوم یا مرحومہ کے ذمہ کسی کے قرض کی ادائیگی واجب ہو تو اسے ادا کریں اس کے بعد دیکھیں کہ اگر انہوں نے کسی غیر وارث کے حق میں کوئی جائز وصیت کی ہو تو بقیہ ترکہ کے ایک تہائی (1/3) مال کی حد تک اس وصیت پر عمل کریں، اس کے بعد جو مال بچے اس کے کل سات (9) برابر حصے کرکے تینوں بیٹوں میں سے ہر ایک کو دو (2) حصے اور ہر بیٹی کو ایک ایک حصہ دیدیں۔

تقسیم کا نقشہ یہ ہے:

مسئلہ:9 والدین

میت

| بیٹا | بیٹا | بیٹا | بیٹی | بیٹی | بیٹی |
|---|---|---|---|---|---|
| غلام سرور | محمد ریاض | اشتیاق حسین | سنور | انور | نزاکت |
| 2 | 2 | 2 | 1 | 1 | 1 |
| 22.222٪ | 22.222٪ | 22.222٪ | 11.111٪ | 11.111٪ | 11.111٪ |

(ج)۔۔۔مرحوم محمد ریاض کو والدین کے ترکے میں سے ملنے والے دو(2)حصے اور اس کے علاوہ مرحوم نے انتقال کے وقت اپنی ملکیت میں جو کچھ منقولہ وغیر منقولہ مال وجائداد، دکان، پلاٹ، نقد رقم، سونا، چاندی، زیورات، کپڑے، برتن سمیت زیرِ استعمال تمام اشیاء اور ہر قسم کا جو چھوٹا بڑا گھریلو ساز وسامان چھوڑا ہے اور مرحوم کا وہ قرض جس کی ادائیگی کسی شخص یا ادارے کے ذمے واجب ہے، یہ سب ان کا ترکہ ہے۔ جس میں سے ان کے حقوق واجبہ (یعنی قرضہ، وصیت وغیرہ) ادا کیے جائیں، اور اگر بیوہ کے مہر

(جاری ہے۔۔۔)

دار الافتاء

کی ادائیگی ان کے ذمہ باقی تھی تو یہ مہر بیوہ کو دیا جائے گا، اس کے بعد جو کچھ بچے اس کے کل بتیس (32) برابر حصے کرکے بیوہ کو چار (4) حصے، اور بیٹے کو چودہ (14) اور ہر بیٹی کو سات سات (7) حصے دیدیں۔

تقسیم کا نقشہ یہ ہے:

مسئلہ:8/32 مرحوم محمد ریاض مضروب:4

میـ

| بیوہ | بیٹا | بیٹی | بیٹی |
|---|---|---|---|
| 1 | | 7 | |
| 4 | | 28 | |
| 4 | 14 | 7 | 7 |
| 12.5٪ | 43.75٪ | 21.875٪ | 21.875٪ |

(د)۔۔۔ مرحوم غلام سرور کو والدین کے ترکے میں سے ملنے والا دو (2) حصے، یہ اور اس کے علاوہ مرحوم نے انتقال کے وقت اپنی ملکیت میں جو کچھ منقولہ و غیر منقولہ مال وجائداد، دکان، پلاٹ، نقد رقم، سونا، چاندی، زیورات، کپڑے، برتن سمیت زیرِ استعمال تمام اشیاء اور ہر قسم کا جو چھوٹا بڑا گھریلو ساز وسامان چھوڑا ہے اور مرحوم کا وہ قرض جس کی ادائیگی کسی شخص یا ادارے کے ذمے واجب ہے، یہ سب ان کا ترکہ ہے۔ جس میں سے ان کے حقوق واجبہ (یعنی قرضہ، وصیت وغیرہ) ادا کیے جائیں، اور اگر بیوہ کے مہر کی ادائیگی ان کے ذمہ باقی تھی تو یہ مہر بیوہ کو دیا جائے گا، اس کے بعد جو کچھ بچے اس کے کل اٹھاسی (88) برابر حصے کرکے (11) حصے بیوہ کو اور ہر بیٹے کو چودہ (14) حصے اور بیٹی کو سات (7) حصے دیدیں

دارالافتاء

تقسیم کا نقشہ یہ ہے:

مسئلہ: 88/8

مرحوم غلام سرور

مضروب: 11

میت

| بیوہ | بیٹا | بیٹا | بیٹا | بیٹا | بیٹا | بیٹی |
|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | | | 7 | | | |
| 11 | | | 77 | | | |
| 11 | 14 | 14 | 14 | 14 | 14 | 7 |
| 12.5٪ | 15.909٪ | 15.909٪ | 15.909٪ | 15.909٪ | 15.909٪ | 7.954٪ |

(ح)۔۔۔مرحومہ سنور کو والدین کے ترکے میں سے ملنے والا ایک (1) حصہ، یہ اور اس کے علاوہ مرحومہ نے انتقال کے وقت اپنی ملکیت میں جو کچھ منقولہ و غیر منقولہ مال و جائداد، دکان، پلاٹ، نقد رقم، سونا، چاندی، زیورات، کپڑے، برتن سمیت زیرِ استعمال تمام اشیاء اور ہر قسم کا جو چھوٹا بڑا گھریلو ساز وسامان چھوڑا ہے اور مرحومہ کا وہ قرض جس کی ادائیگی کسی شخص یا ادارے کے ذمے واجب ہے، یہ سب ان کا ترکہ ہے۔ جس میں سے ان کے حقوق واجبہ (یعنی قرضہ، وصیت وغیرہ) ادا کیے جائیں، اس کے بعد جو کچھ بچے اس کے کل بارہ (12) برابر حصے کر کے تین (3) حصے شوہر کو اور ہر بیٹے کو دو دو (2) حصے اور بیٹی کو ایک (1) حصہ دیدیں۔

تقسیم کا نقشہ یہ ہے:

مسئلہ: 12/4

مرحومہ سنور

مضروب: 3

میت

| شوہر | بیٹا | بیٹا | بیٹا | بیٹا | بیٹی |
|---|---|---|---|---|---|
| 1 | | | 3 | | |
| 3 | | | 9 | | |
| 3 | 2 | 2 | 2 | 2 | 1 |
| 25٪ | 16.66667٪ | 16.66667٪ | 16.66667٪ | 16.66667٪ | 8.333333٪ |

دار الافتاء

(جاری ہے۔۔۔)

**القرآن الكريم [النساء : ١١،١٢]**

{ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا (١١) وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ.

**المبسوط للسرخسي – (١١ / ٤٩)**

أما الكتاب فقوله تعالى: {يا أيها الذين آمنوا لا تأكلوا أموالكم بينكم بالباطل إلا أن تكون تجارة عن تراض منكم} [النساء: ٢٩] وقال تعالى: {إن الذين يأكلون أموال اليتامى ظلما إنما يأكلون في بطونهم نارا} [النساء: ١٠] وقال – صلى الله عليه وسلم –: «لا يحل مال امرئ مسلم إلا بطيبة نفس منه» وقال – صلى الله عليه وسلم –: «سباب المسلم فسق، وقتاله كفر، وحرمة ماله كحرمة نفسه» وقال – صلى الله عليه وسلم – في خطبته: «ألا إن دماءكم وأعراضكم وأموالكم حرام عليكم كحرمة يومي هذا في شهري هذا في مقامي هذا» (فثبت) أن الفعل عدوان محرم في المال كهو في النفس؛ ولهذا يتعلق به المأثم في الآخرة كما قال – صلى الله عليه وسلم –: «من غصب شبرا من أرض طوقه الله تعالى يوم القيامة من سبع أرضين» إلا إن المأثم عند قصد الفاعل مع العلم به..............والله سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ لہ
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۲۶/جمادی الثانیہ/۱۴۳۹ھ
15/مارچ/2018ء

الجواب صحیح
رفیع عثمانی

محمد اویس
اویس سیالکوٹی کان اللہ لہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۶/جمادی الثانیہ/۱۴۳۹ھ
15/مارچ/2018ء

دار الافتاء

مفتی

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
۲۸/۶/۱۴۳۹ھ